پروف ریڈنگ کے اصول بالخصوص قرآن کریم کے حوالہ سے

ڈاکٹر حافظ ضیاء الدین☆

تحقیق وتصحیح کا فرق:

ارشاد خداوندی ہے بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا (۱) ''کوئی خبر لائے تو تحقیق کرلیا کرو۔ لفظ تحقیق کے معنی، اصلیت معلوم کرنا۔ (۲) لفظ تصحیح کے معنی صحیح اور درست کرنا۔ (۳)

تحقیق کی تعریف:

تلاش وجستجو کے ذریعے حقائق کو معلوم کرنے اوران کی تصدیق کرنے کا نام تحقیق ہے، یہ ایک ایسا عمل ہے جس سے صحیح اور غلط کے مابین امتیاز کیا جاتا ہے، چنانچہ معلوم حقائق کی روشنی میں جو نتائج مرتب کیے جاتے ہیں، وہی مستند اور ضخیم جانے جاتے ہیں۔

تحقیق کی بنیاد تلاش وجستجو، مشاہدات، تجربات اور علوم کے افہام وتفہیم پر ہوتی ہیں، تحقیق ایک محتاط، سرگرم جستجو اور مسلسل کاوش کا اظہار ہے جس میں مروجہ حقیقتوں کی تصدیق، نئی حقیقتوں کی تلاش اور سچائی کی کھوج مضمر ہے، اس سے علم وفن کی نئی راہیں دریافت ہوتی ہیں، نئی حقیقتیں ابھرتی ہیں اور نئے انکشافات جنم لیتے ہیں، ان نئی دریافتوں، نئے حقائق اور نئے انکشافات کی روشنی میں مروجہ نتائج یا نظریات پر نظر ثانی کی جاتی ہے۔

تحقیق یہ ثبوت مہیا کرتی ہے کہ اس کی ابتداء کسی مسئلے یا موضوع سے ہوتی ہے، پھر حقائق کی کھوج کا عمل شروع ہوتا ہے اور مواد جمع کیا جاتا ہے مواد کو تنقیدی تجزیے کی کسوٹی پر

☆ لیکچرار گورنمنٹ کامرس اینڈ اکنامکس کالج ll کراچی،

پر کھا جاتا ہے اور شہادت کی بنا پر نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے، اور تحقیق ایک ایسی کوشش کو کہتے ہیں جو علم کی پہلے تلاش، پھر تصدیق اور بعد میں اس کی تشہیر کرتی ہے۔

اگر محقق نے کوئی ایسا نادر نکتہ دریافت کیا ہے جو اب تک لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ تھا تو دوسرے لوگوں کے علاوہ اسے خود اس دریافت پر بے حد مسرت ہوگی۔(۶)

تحقیق میں سب سے زیادہ اہمیت متن کی ہوتی ہے۔

صحت متن کی بے پناہ دشواریوں اور اس کی کسوٹی کی سختی کا خیال آتے ہی قرآن کی مثال ہمارے سامنے آجاتی ہے، یہ کتاب صحت متن کے لحاظ سے بھی اعجاز ہے، اس لئے کہ قرآن کریم کی وہ تلاوت جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں رائج تھی وہ آج بھی رائج ہے اور ان دونوں میں سرموفرق نہیں۔

صحیح حافظ قرآن کو وہ تمام مقام معلوم ہوتے ہیں جن پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وقف فرماتے تھے، آپ قرآن کے اس نسخے کو جو حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عہد میں لکھا گیا اور وہ نسخے جو حضرت عثمانؓ کے عہد میں تدوین ہوئے اور جو بعد میں چھپے ان کا مقابلہ حافظ قرآن کے سینے میں محفوظ نسخے سے کرلیں تو آپ یقین کرسکیں گے کہ ان میں اختلافات اوقاف و رموز اختلاف رکوع اور آیات تک کا نام ونشان نہیں ہے۔

آپ کو معلوم ہوگا کہ جو کتاب جتنی زیادہ لکھی اور چھپی جائے گی اس کے متن میں اتنا ہی زیادہ اختلاف ہوگا لیکن قرآن کریم لاکھوں بار لکھا گیا اور لاکھوں بار چھاپا گیا، اربوں انسانوں نے اس کو پڑھا مگر پوری کتاب میں ایک نقطے میں بھی کوئی فرق واقع نہیں ہوا۔(۷)

قرآن کریم کی پروف ریڈنگ کے لئے چند ضروری باتیں:

نبی کریم ﷺ سے ہی اس کلام کی تصحیح اور پروف ریڈنگ کا سلسلہ شروع ہوا آپ ﷺ سے کاتبین وحی کی ایک مخصوص جماعت جو حضرت حنظلہؓ کی قیادت میں قائم تھی اور اس جماعت میں خلفاء راشدین بھی شامل تھے قرآن کریم آپ سے لکھتے اور آپ ﷺ فرماتے کہ مجھے پڑھ کر سناؤ اور اس کی تصحیح کرو۔ جن بزرگوں نے پروف ریڈنگ کی سعادت حاصل کی

تھی ان میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عہد کے حضرت زید بن ثابتؓ اور ان کی جماعت کے قرأ وحفاظ شامل تھے، پھر حضرت عثمان غنیؓ کے عہد خلافت میں کئی نسخے تیار کروائے گئے اور ان کی پروف ریڈنگ کی گئی تھی۔ حجاج بن یوسف کے عہد میں قرآن کریم پر زبر، زیر، پیش اعراب لگایا گئے خود حجاج بن یوسف قرآن کریم کی پروف ریڈنگ کیا کرتے تھے، جہانگیر بادشاہ نے بھی قرآن کریم کی کتابت اور پروف ریڈنگ کی سعادت حاصل کی تھی۔ اورنگزیب بادشاہ خود اپنے ہاتھ سے قرآن لکھتا تھا۔

۱۔ پروف ریڈر حافظ قرآن ہونا چاہئے۔
۲۔ پروف ریڈر عربی رسم الخط سے واقفیت رکھتا ہو۔
۳۔ پروف ریڈر عربی گرامر سے خوب واقفیت رکھتا ہو۔
۴۔ پروف ریڈر حروف کے اختصار یعنی شوشوں اور تشدید سے واقفیت ہو۔
۵۔ پروف ریڈر مختلف عربی حروف کے نقطوں سے واقفیت۔
۶۔ پروف ریڈر کو اوقاف ورُموز سے واقفیت ہو۔ (۸)
۷۔ پروف ریڈر کو مدّوں سے واقفیت ہو۔
۸۔ پروف ریڈر ایک دوسرے سے پیوست نہ ہونے والے حروف سے واقفیت۔
۹۔ پروف ریڈر کو زیر، زبر اور پیش یعنی حرکات وسکنات سے واقفیت ہو۔
۱۰۔ پروف ریڈر کو حروف کی معین اشکال سے واقفیت ہو۔ (۹)
۱۱۔ پروف ریڈر ایک دوسرے سے پیوست حروف سے واقفیت رکھتا ہو۔
۱۲۔ پروف ریڈر الف وہمزہ کا فرق پہنچانتا ہو۔ (۱۰)
۱۳۔ پروف ریڈر کو سپارہ، سورتوں اور رکوع کی معلومات ہونی چاہئے۔ (۱۱)
۱۴۔ پروف ریڈر کو وقف کی پہنچان اور اقسام معلوم ہوں۔ (۱۲)
۱۵۔ پروف ریڈر کو حروف ادغام کی پہچان ہو۔ (۱۳)
۱۶۔ پروف ریڈر کو حروف مقطعات کی پہچان ہو۔ (۱۴)

غرضیکہ پروف ریڈر کے لئے مندرجہ بالا شرائط کا سمجھنا ضروری ہے کاتب کا جہل جولاعلمی کی بنا پر ہوتا ہے جب اس کی سمجھ میں کوئی لفظ یا حرکت نہ آئے تو وہ کچھ کا کچھ لکھ جاتا ہے، تو پروف ریڈر کو اس کی تصحیح کرنا ضروری ہوتا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ القرآن۔سورۃ الحجرات: آیت ۶

۲۔ فیروز اللغات اردو جدید/ فیروز سنز کراچی/ص ۱۹۶

۳۔ ایضاً /ص ۲۰۵

۴۔ ڈاکٹر ایم سطانہ بخش/ اردو میں اصول تحقیق/ مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد/ جلد اول، ص ۱

۵۔ ایضاً /ص ۲

۶۔ ایضاً / جلد دوم، ص ۵۷

۷۔ ایضاً / جلد اول، ص ۳۰۸

۸۔ علامہ جلال الدین سیوطی/ الاتقان فی علوم القرآن (اردو) / ج ۱، ص ۶

۹۔ مولانا احمد رضان خان/ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن/ دار العلوم امجدیہ، کراچی، ۱۹۷۷ء/ ص ۲۹۔۲۷

۱۰۔ محمد فواد، عبد الباقی/ المعجم المفہرس/ النور پرنٹرز و پبلشرز، لاہور/ص ۱۰

۱۱۔ نجوم القرآن/ کتب خانہ عزیزیہ کشمیری بازار، لاہور/ص ۵

۱۲۔ علامہ جلال الدین سیوطی/ الاتقان فی علوم القرآن (اردو) / مترجم مولانا محمد حلیم/ ادارۂ اسلامیات لاہور، ۱۹۸۲ء/ ج ۱، ص ۲۲۳

۱۳۔ ایضاً / جلد ۱، ص ۲۵۸۔۲۵۱

۱۴۔ ایضاً / جلد دوم، ص ۲۰، ۱۹